رہنمائی

احسان سحر۔میانوالی

خدا جانے نوجوان نے کوئی دائود استعمال کیا تھا یا اس کی نگاھوں میں ایسی کوئی طاقت تھی که اس کا مدمقابل ایك پل میں زمین پر گرگیا جو که انتھائی حیرت اور شرمندگی اور خوف کرنے والی بات تھی۔

اچھی کہانیوں کے متلاشی لوگوں کیلئے ایک بہت ہی سبق آموز اور دلفریب شاہکار کہانی

پوری دنیا بدلنے کے لئے یہ واقعہ بہت ہے۔

میں اس کے سامنے تن کر کھڑا ہو گیا تھا۔ میرے ٹھوس بازوؤں کی مچھلیاں پھڑ پھڑا رہی تھیں میرا کشادہ سینہ جیسے اس منحنی سے آدمی پر محیط ہو گیا تھا میری آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں اور میں اس پر حملہ کرنے کے لئے تیار تھا اس بے چارے پر حملہ کیا کرنا تھا بس اسے توڑ مروڑ کر رکھ دیتا تھا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے اور کہاں سے آیا ہے؟ اس دن میں معرکہ سر کر کے اپنے محلے لوٹا تھا کہ پہلی دفعہ اس سے مڈبھیڑ ہو گئی میرے چیلے اپنے بھی تھے شبیر، ماجھا، کاسو، رنگیلا اور خود میں۔

سینہ تانے اینٹھتے اکڑتے ہوئے نوجوانوں کی ٹولی جس کی دہشت صرف محلے میں ہی نہیں بلکہ آس پاس تک پھیلی ہوتی تھی اور اس دہشت کے لئے ہم نے محنت بھی خوب کی تھی، بہت کام کیا تھا۔

صبح ہوتے ہی ہم سب محلے کے اکھاڑے میں جمع ہوجاتے جہاں ہم ایک دوسرے کے جسم پر خالص سرسوں کے تیل کی مالش کرتے۔ ہم نے جدید اور قدیم دونوں انداز کی ورزشیں کی تھیں اسی طرح لڑائی میں بھی جدید اور قدیم انداز کی ٹریننگ لی تھی ہم میں سے کسی کا بھی مقصد پہلوان بننا نہیں تھا۔ ہم بھی یوں ہی شغل کے طور پر اپنی جانیں بناتے رہے اور جب کسی بل آ گئے تو تھوڑی بہت پہلوانی بھی سیکھ لی۔ پھر جوڈو کراٹے کی ٹریننگ حاصل کر لی اور اس طرح ہم اچھے خاصلے فائٹر بن گئے تھے۔

اپنے گروپ میں سب سے زیادہ محنت میں نے کی تھی اور سب سے زیادہ جان ہی مجھ میں تھی اس لئے میں اس گروپ کا لیڈر بن گیا۔ یہ انسان کی فطرت ہوتی ہے جہاں کچھ لوگ جمع ہوتے وہ لاشعوری طور پر غیر محسوس انداز میں وہ کسی نہ کسی کو اپنا لیڈر تقسیم کر لیتے ہیں۔

پورے محلے، پورے علاقے میں اپنی دھاک تھی۔ ہم جدھر سے گزرتے لوگ ہمیں سلام کرتے ہمارے خلاف کوئی بولتے ہوئے ڈرتا تھا حالانکہ ہم نے کبھی غنڈہ گردی وغیرہ کی نہیں تھی اور نہ کسی کے ساتھ بلاوجہ کے ساتھ مار پیٹ کی تھی اس کے باوجود لوگ خوف زدہ رہا کرتے۔

ہمارے علاقے میں ایک ماسٹر بھی آیا کرتا تھا۔ زیادہ عمر نہیں تھی اس کی۔ نوجوان سا لڑکا تھا۔ لیکن بچوں کو پڑھایا کرتا...... اس لئے سب اسے ماسٹر ماسٹر کہا کرتے تھے ماسٹر خاص طور پر بچوں اور لڑکیوں میں بہت مقبول تھا۔ ہم خود یہ دیکھا کرتے کہ لڑکیاں اس کی طرف کتنی محبت سے دیکھتی ہیں۔

اس سے باتیں کر کے کتنی خوشی محسوس کرتی ہیں۔ یہ سب دیکھ دیکھ کر ہم کڑھتے۔ خاص طور پر مجھے تو بہت برا لگتا۔ محلے والوں کے ساتھ ہم زیادہ سخت رویہ نہیں رکھتے تھے۔ بلاوجہ کسی کو پریشان نہیں کیا لیکن کسی کو خود سے آگے بڑھنے نہیں دیا۔ جب لوگوں نے خود ہی گردنیں جھکا رکھی ہوں تو پھر اپنی حاکمیت جتانے کا کیا فائدہ۔

لیکن ماسٹر کا معاملہ دوسرا تھا۔ آخر اسے اتنی مقبولیت حاصل کیوں ہے ایک دن میں نے ماجھا سے پوچھا۔

"ماجھا یار، ذرا یہ معلوم تو کر اس ماسٹر کے پاس کون سی گیدڑ سنگھی ہے، جس سے سب لوگ اس کے آگے پیچھے ہوتے ہیں۔"

"ہاں استاد اور خاص طور پر لڑکیاں۔" ماجھے نے جل کر کہا۔ "مجھے تو لگتا ہے جیسے کہ ماسٹر کالا علم جانتا ہے۔ اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ ذرا ماسٹر کے بھید کی کھوج لگا آخر وہ ہے کیا چیز اس نے لڑکیوں کو کون سی پٹی پڑھا رکھی ہے۔"

"تم فکر ہی نہ کرو استاد، میں تو اس کے پورے خاندان کا بھید معلوم کر آؤں گا۔" ماجھے نے جوش سے کہا۔

اس وقت میرے خیال میں دنیا میں صرف دو طاقتیں تھیں ایک جسم کی طاقت اور ایک دولت کی طاقت۔ میں نے بڑے بڑے طاقت ور لوگوں کو مریل مریل دولت مندوں کے سامنے گردنیں جھکاتے دیکھا تھا۔

لیکن وہ ماسٹر تھا اس کے پاس تو ان دونوں میں سے کچھ بھی نہیں تھا نہ وہ طاقتور تھا اور نہ ہی دولت مند ایک سیدھا سادہ آدمی تھا۔ البتہ شریف، مہذب اور کسی حد تک خوب صورت بھی دیکھائی دیتا تھا۔ اسی محلے میں انعم بھی رہا کرتی تھی۔

وہ شاید اس محلے کی سب سے خوب صورت اور طرح دار لڑکی تھی میں جب اس کی طرف دیکھتا تو بس دیکھتا ہی رہ جاتا اور جب وہ میری طرف دیکھتی تو اس کی تیوریوں پر بل پڑ جاتے۔ وہ مجھے پسند بھی نہیں کرتی تھی جبکہ وہ ماسٹر کے انتظار میں اپنے دروازے پر کھڑی رہتی میں نے خود کئی بار دیکھا تھا یہ ٹھیک تھا کہ شاید ماسٹر اسے پڑھاتا ہوگا لیکن اس کا طلب یہ بھی نہیں تھا کہ انعم جیسی لڑکی کو اس کا انتظار رہتا ہو۔

دو دنوں کے بعد ماجھا اس ماسٹر کا پورا جغرافیہ معلوم کر کے میرے پاس آ گیا۔ "استاد میں نے ماسٹر کے بارے میں سب معلوم کر لیا ہے۔" اس نے آتے ہی بتانا شروع کر دیا۔ "تمہیں تو اس کا نام بھی معلوم نہیں ہوگا

اس کا نام ندیم ہے۔"

"چلو نام تو معلوم ہوگیا اب آگے کے بارے میں بتاؤ۔" مجھ سے صبر نہیں ہو رہا تھا۔

"ماسٹر اپنے چھوٹے سے گھر میں اکیلا رہتا ہے گھر کیا ہے بس دو کمروں کا چھوٹا سا کوارٹر ہے۔" ماجھا بتا رہا تھا "اکیلا رہتا ہے سنا ہے اس کے ماں باپ مر چکے ہیں اسی طرح پڑھا پڑھا کر اپنی زندگی گزار رہا ہے۔"

"محلے والے اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟" میں نے ایک اہم سوال پوچھا۔

"سب لوگ اسے بہت بھلا بندہ سمجھتے ہیں لیکن میں نے اپنے جیسے ایک بندے سے اس کے بارے میں پوچھا تو وہ جل کر بتانے لگا کہ ماسٹر تو بہت خراب بندہ ہے۔ اس کے پاس تو لڑکیاں آیا کرتی ہیں۔ پڑھنے پڑھانے کا بہانہ ہے اور استاد ایک بات اور پتہ چلی ہے جس کو سن کر تمہارے بدن میں آگ لگ جائے گی۔"

"ہاں...... ہاں بتا وہ کون سی بات ہے؟"

"استاد انعم اس سے ملنے کے لئے اس کے گھر بھی جایا کرتی ہے۔ ماسٹر انعم کے گھر تو آیا ہی کرتا ہے لیکن خود انعم بھی اس سے ملنے اس کے پاس چلی جاتی ہے۔"

ماجھا نے ٹھیک کہا تھا۔ یہ سب سن کر واقعی میرے بدن میں آگ لگ گئی تھی اس کا انعم کے یہاں آنا تو کسی حد تک برداشت کر سکتا تھا لیکن خود انعم اس کے پاس جاتی تھی یہ میری برداشت سے باہر تھا "ماجھا، اب تو ہی کوئی ترکیب بتا۔" میں نے پوچھا۔

"دیکھو استاد یہ معاملہ ذرا کچھ دوسرا ہے۔" اس نے کہا۔ "سب لوگ ماسٹر کی عزت کرتے ہیں میں نے خود کئی بار دیکھا ہے کہ وہ اور انعم ایک ساتھ گھر سے باہر نکل رہے ہوتے ہیں یعنی خود انعم کے گھر والوں کو اس کے ساتھ آنے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تو پھر تم کون خواہ مخواہ ہوتے ہو؟"

"ہاں یہ بات تو ہے۔" میں نے اپنی گردن ہلا دی۔

ماجھا ایسے معاملات میں بہت ہوشیار تھا اور اس کے مشورے بھی بہت مناسب ہوا کرتے تھے اس لئے میں اس قسم کے کام اسی سے لیا کرتا تھا۔ میرے دوسرے ساتھی صرف جسم کے تھے۔ ان کے پاس ذہن نام کی کوئی خاص چیز نہیں تھی۔

"اب تم کیا کرو گے استاد؟" ماجھا نے پوچھا۔

"تم ہی کوئی مشورہ دو۔" میں نے کہا۔

"میرا مشورہ ہے کہ پہلے تم دل میں فیصلہ کرو کہ تم چاہتے کیا ہو۔" ماجھا نے کہا۔ "مان لیا کہ انعم تمہیں اچھی لگتی ہے لیکن تم اس سے کیا چاہتے ہو۔ کیا شادی کرنا چاہتے ہو۔"

"چاہتا تو بہت کچھ ہوں یار۔" میں نے ایک گہری سانس لی۔ "لیکن تم خود سوچو انعم کے گھر والے مجھ سے انعم کی شادی کبھی نہیں کریں گے۔ ان سے یہ کہنا بالکل ہی فضول ہے۔"

"تو پھر اتنی بھاگ دوڑ اور محنت کا کیا فائدہ۔ ان کو ان کے حال پر رہنے دو۔ تمہارا کیا جا رہا ہے۔"

"یہی تو برداشت نہیں ہو پا رہا۔" میں نے کہا۔ "میں جب بھی انعم کو دیکھتا ہوں تو بدن میں آگ سی لگ جاتی ہے۔"

"تو پھر ایک اور راستہ ہے؟"

"وہ کیا؟" میں نے چونک کر ماجھے کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر سورج کی پرچھائیاں رقص میں تھیں۔

"تم ڈائریکٹ انعم سے بات کر لو۔ وہ اگر تمہاری محبت کو قبول کر لیتی ہے تو پھر اس کے گھر والے بھی رکاوٹ نہیں بن سکتے۔" ماجھے کا مشورہ دل کو لگ گیا تھا۔ اب تک میرا کوئی ایسا ارادہ نہیں تھا کہ میں انعم یا ماسٹر کی راہ میں آنے کی کوشش کروں گا لیکن جب سے یہ پتہ چلا کہ انعم اس کے یہاں آتی جاتی ہے اور جب انعم کا چہرہ نگاہوں کے سامنے آتا تو پھر بے قراری سی ہونے لگتی تھی۔ میں نے سوچ لیا کہ میں ماجھے کی بات پر عمل کرتے ہوئے انعم سے براہ راست بات ہی کر لوں گا۔

اب انعم سے بات کرنے کے مواقع مجھے تلاش کرنے تھے۔ مجھے یقین تھا کہ پہلی دفعہ وہ ناراض ہوگی۔ جھجکے گی

مجھے برا بھلا کہے گی میرے راستے سے کٹنے کی کوشش کرے گی لیکن میں کسی نہ کسی طرح اسے اپنی باتوں اوررویوں سے اپنے لئے ہموار کرنے کی کوشش تو کرسکتا تھا۔

پھرایک دن ایسی بات ہوگئی کہ انعم سے بات کرنے کی پلاننگ دھری رہ گئی۔اور براہ راست اس ماسٹر سے ٹکراؤ ہوگیا یہ ٹکراؤ بھی ماجھا کی حماقت سے ہواتھا۔اس محلے میں تاجاں نام کی ایک لڑکی رہتی تھی جس کو ماجھا بہت پسند کرتا تھا۔تاجاں نے بھی اسی ماسٹر سے پڑھنا شروع کردیا تھا۔ ماجھا کو جب یہ معلوم ہوا تو اس کی کھوپڑی الٹ گئی اوروہ غصے سے بھرا ہوا ماسٹر کے پاس پہنچ گیا۔اس نے ماسٹر کودھمکی دی کہ وہ تاجاں کو پڑھانا بند کردے۔اتنا بھی نہیں بلکہ اس نے یہ بھی کہا کہ استادیعنی ماسٹر سے میں اس لئے ناراض ہوں کہ ماسٹر کے تعلقات انعم سے ہیں اوراستادانعم کوپسند کرتا ہے۔

اس پر ماسٹر نے یہ کہا کہ ”تم سب کے سب کمزور لوگ ہو۔اسی لئے زرہ زرہ سی بات پر بھڑک اٹھتے ہو۔ تمہاری کمزوری کا ثبوت یہ ہے کہ تم لوگوں کواپنے آپ پر اختیارنہیں ہے۔“

ماجھا نے جب مجھے یہ رپورٹ دی تومیں اس پر برس پڑا۔”یہ تم نے کیا بے وقوفی کردی۔تم سے کس نے کہا تھا کہ تم اس طرح ماسٹر کے پاس پہنچ جاؤ۔“

”اپنی کھوپڑی الٹ گئی تھی استاد۔“ماجھا نے کہا۔

”پھرجب اس نے کمزور تم کو انسان کہا تو مجھ سے برداشت نہیں ہوا۔“

”تواب تم بتاؤ۔اب میں کیا کروں؟“

”تم اس ماسٹر پراپنی طاقت استعمال کرو۔“ماجھا نے مشورہ دیا۔ورنہ خاموش رہ گئے تواس کا برا نتیجہ نکلے گا۔یہ بات انعم تک پہنچے گی اورانعم سمجھے گی کہ تم ماسٹر سے ڈر گئے ہو۔ماسٹر کی گڈی چڑھ جائے گی اور تمہیں بزدل سمجھا جائے گا۔ماسٹر پراپنی دھاک بیٹھانے کا یہی ایک نادرموقع ہے۔

ماجھا نے مجھے اتنا بھڑکایا کہ میں واقعی ماسٹر کے پاس پہنچ گیا۔میں اس کے گھر گیا تھا۔

میں بہت ہی نیم دلی سے ماسٹر کے گھر گیا تھا۔ یعنی اس وقت تک اس سے جھگڑاوغیرہ کرنے کا کوئی خاص ارادہ نہیں تھا صرف ماجھا کے بھڑکانے پر میں اس کے پاس چلا گیا تھا۔لیکن ماسٹر کے رویے اوراس کے انداز کو دیکھ کر مجھے واقعی غصہ آ گیا میرا خیال تھا کہ مجھے دیکھتے ہی اس کے ہوش اڑ جائیں گے وہ خوف زدہ ہوجائے گا لیکن اس کے برعکس اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔

”میں تم سے کچھ باتیں کرنے آیا ہوں ماسٹر۔“ میں نے اس سے کہا۔

”تواندرآ جاؤ۔“اس نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔اس گھر کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں۔“

میں اس کے کمرے میں آ گیا۔اس کمرے میں بہت کم سامان تھا۔زیادہ تر کتابیں پھیلی ہوئی تھیں۔

”ہاں تو بتاؤ کیا بات ہے؟“اس نے دریافت کیا۔

”ماسٹر بات یہ ہے کہ یہ تم نے کیا لگا رکھا ہے۔میں جس محلے میں رہتا ہوں وہاں کی لڑکیاں تمہارا احترام کیوں کرتی ہیں لڑکیوں سے تمہاری جان پہچان کیوں ہے؟“

”اس لئے کہ میں ایک ماسٹر ہوں۔اور ٹیوشن پڑھایا کرتا ہوں۔“اس نے جواب دیا۔

”نہیں ماسٹر مجھے تو بات کچھ اور معلوم ہوتی ہے۔“ میں نے کہا۔”خیر یہ تمہارا معاملہ ہے تم کس کے پاس جاتے ہو یا نہیں جاتے۔لیکن میں جو بات کہہ رہا ہوں اسے کان کھول کر سن لو تم آئندہ سے انعم کو پڑھانے نہیں جاؤ گے اور نہ ہی اس سے ملنے کی کوشش کرو گے۔“میں نے دھمکی دینے والے انداز میں کا۔“

”وہ کیوں؟“

”وہ اس لئے کہ میں اسے پسند کرتا ہوں۔“ میں نے کہا۔”وہ مجھے اچھی لگتی ہے۔“

”یہ بات ہے تو اس کے گھر والوں سے جا کر ملو۔ خوداس سے بات کرو۔وہ اگر تمہارے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دینے کو تیار ہے تو مجھے بھلا کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔“

”اگرایسی بات ہے تو مجھے بتاؤ کہ تمہارا اس کے

ساتھ کیا تعلق ہے؟"

"تم میرے تعلق کو رہنے دو اور اپنی بات کرو۔" اس نے کہا۔ "ویسے میں ایک بات بتادوں تم ایک بزدل انسان ہو۔"

"کیا......" غصے سے میرے نتھنے پھڑکنے لگے تھے۔ "یہ کیا بکواس کی ہے۔"

"میں نے سچ کہا۔" اس نے میرے غصے کو نظر انداز کردیا تھا۔ "اگر تم میں ہمت ہوتی تو میرے بجائے انعم کے پاس جاتے لیکن تمہیں اپنے آپ پر بھروسہ نہیں ہے کیونکہ تمہارے اندر ایک برا انسان چھپا ہوا ہے اور وہ برا انسان تمہیں اس قابل نہیں رہنے دے گا کہ تم کسی اچھے گھرانے میں اپنی شادی بھی کرسکو۔"

بس اس کی باتوں نے میرے ذہن کو الٹ کر رکھ دیا۔ آج تک کسی میں اتنی ہمت نہیں ہوتی تھی کہ مجھ سے اس انداز میں بات کرسکے میرے منہ کے سامنے مجھے بزدل اور برا کہہ سکے۔

ماسٹر ذہنی طور پر مجھ سے برتر ہی سہی ...... لیکن جسمانی طور پر بہت کمزور تھا۔ اور اس کی تلخ باتوں کا علاج یہ تھا کہ میں اسے تھوڑا سا سبق سکھادوں میں ذہنی طور پر بھڑک تو چکا تھا اس لئے میں نے جھلا کر اس کا گریبان پکڑلیا۔

یہ صرف ایک لمحے کی بات تھی صرف ایک لمحے کی۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا بہت ہی حیرت انگیز تھا۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ماسٹر بھی ایسا کرسکتا ہے میں نے اس کے گریبان پر ہاتھ ڈالا اور اس نے مجھے پلٹ کر رکھ دیا خدا جانے اس نے کوئی داؤ استعمال کیا تھا یا اس کی نگاہوں میں کوئی طاقت تھی کہ میں بالکل بے بس ہوکر رہ گیا اور اس نے مجھے اچھال کر ایک طرف پھینک دیا۔ انتہائی حیرت، شرمندگی اور خوف سے میری کیفیت ہی بدل کر رہ گئی۔

اس حادثے، اس واقعہ پر یقین نہیں آرہا تھا۔ میں فرش پر گرا ہوا تھا اور وہ میرے سامنے اطمینان سے کھڑا تھا۔ "استاد، طاقت صرف انسان کے جسم میں ہی نہیں ہوتی بلکہ اس کے ارادے اور اس کے ذہن میں بھی ہوا کرتی ہے۔" وہ میری طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ "تمہاری یہ شکست میری وجہ سے نہیں بلکہ تمہارے اندر کے برے انسان نے تمہیں شکست دی ہے۔"

"کیا تم کوئی علم جانتے ہو؟" میں نے بمشکل فرش سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس وقت میرا سارا غصہ سارا دبدبہ ختم ہوچکا تھا۔ میں اس ماسٹر کے سامنے بہت ہی معمولی سا انسان بن کر کھڑا تھا۔ ایک بے ضرر چوہا جو کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

"ہاں، میں محبت اور اچھائی کا علم جانتا ہوں۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "تم بھی اس علم کے ماہر ہوسکتے ہو۔" میں اس دبلے پتلے کمزور سے شخص کے سامنے ہر لحاظ سے ڈھیر ہوکر رہ گیا تھا اس نے مجھے اس طرح قابو کیا تھا کہ میرے غبارے کی ہوا نکل کر رہ گئی تھی۔ بہت ہی حیرت انگیز صلاحیت تھی اس میں۔ "تم یہ بتاؤ کہ تم نے مجھ پر کون سا داؤ استعمال کیا تھا؟" میں نے پوچھا۔

"سنو اس داؤ کو سیکھنے کے لئے تمہیں میرے پاس آنا ہوگا۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "ایک دو بار نہیں بلکہ کئی بار۔"

پھر میں اپنی انا اور اپنی طاقت کے غرور کو ختم کرکے اس کے پاس جاتا رہا۔ میرے گروپ کے آدمی میری اس تبدیلی پر بہت حیران ہورہے تھے ان کی سمجھ میں نہ آرہا ہوگا کہ مجھے کیا ہوگیا ہے میں کس راہ پر چل نکلا ہوں ماسٹر مجھے سمجھاتا رہتا تھا اس نے مجھے بتایا کہ جسمانی طاقت کا استعمال صحیح استعمال یہ ہے کہ کسی کمزور کی مدد کی جائے اس نے مجھے یہ احساس دلایا کہ کسی بھی انسان کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ اس کی باتوں میں ایک سرور تھا۔ مجھے اپنے دل کے دروازے وا ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔ ذہن پر چھائی ہوئی برسوں کی دھند آہستہ آہستہ صاف ہوتی جارہی تھی۔ اپنی حقیقت کا ادراک ہونے لگا تھا میرے سامنے اس کی شاگرد لڑکیاں آتیں وہ انہیں پڑھایا کرتا۔ اس کے پڑھانے کا انداز بھی دلفریب اور دل میں اتر جانے والا تھا۔ اس کی نگاہیں نیچی رہتیں اور وہ انہیں سمجھاتا رہتا۔ دنیا کی اونچ نیچ اور اچھائیوں برائیوں کے بارے میں بتاتا۔

ماسٹر نے مجھے کوئی داؤ پیچ نہیں سکھایا۔ لیکن مجھے اس کی طاقت کا راز معلوم ہوگیا تھا۔

یہ طاقت اس کے جسم کی نہیں بلکہ اس کے اندر موجود روحانیت کی تھی۔

پہلے تو میں یونہی تجسس کی وجہ سے اس کے پاس جایا کرتا۔ پھر احتراماً جانے لگا اور کچھ دنوں کے بعد اس ملاقات میں اس کے لئے بے پناہ عقیدت بھی شامل ہوگئی اور احساس ہوگیا کہ ماسٹر ندیم کوئی معمولی انسان نہیں ہے وہ ایک ایسا اللہ والا شخص ہے جس نے اپنے آپ کو چھپا رکھا ہے وہ کسی اور ہی دنیا کا انسان ہے۔ اس نے میری ذہنی صفائی کردی۔

جس طرح کی انجن کی اوور ہالنگ ہوا کرتی ہے۔ مختلف کیمیکل کے ذریعے اس کو دھو کر صاف کیا جاتا ہے اس طرح ماسٹر نے مجھے صاف کردیا۔

میں جیسے جیسے اس کے قریب ہوتا جارہا تھا۔ ویسے ویسے اس کی شخصیت کے جوہر کھلتے جارہے تھے۔ داڑھی مونچھوں سے بے نیاز وہ ماڈرن قسم کا ماسٹر ایک مکمل صوفی تھا۔ درویش صفت، اس میں جتنی خوبیاں تھیں ان خوبیوں نے اسے دوسروں سے بہت ممتاز کردیا تھا۔ اس کی باتوں میں اثر تھا اور اس کی آنکھوں میں کشش۔ ایک دن اس نے مجھ سے کہا۔ ”میرا خیال ہے کہ میں تمہیں زندگی کے سیدھے اور سچے راستے پر لانے میں کامیاب ہوگیا ہوں اور تم نے بھی اپنی انا کی قربانی دے دی ہے اس لئے میں تمہیں ایک تحفہ دینا چاہتا ہوں۔“

”کیسا تحفہ جناب......؟“

”انعم کا تحفہ۔“ اس نے کہا۔ ”تم اس کے والدین کے پاس اپنا پیغام لے کر جاؤ وہ قبول کرلیں گے۔ میں نے ان سے بات کرلی ہے۔“ حیرت کی بات پر جھٹکا تو لگتا ہی ہے مجھے بھی لگا اور تھوڑی دیر بعد سنبھل گیا۔

”کیا۔“ تھوڑی دیر بعد میں نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

”ہاں بھائی تم اب پہلے والے انسان تو نہیں رہے نا۔ اب تم اس قابل ہو کہ وہ تمہیں قبول کرنے میں خوشی محسوس کریں گے۔ اگر مجھے ذرا سا بھی یہ شبہ ہوتا انعم کے یہاں رشتہ لے جانے کے بعد مجھے ایک بہت بڑی قربانی دینا پڑے گی تو شاید میں ایسا کبھی نہ کرتا۔ میں انعم کے ہاں رشتہ لے کر بھی گیا ان لوگوں نے میرا رشتہ قبول کرلیا لیکن اس کے بعد وہ ماسٹر غائب ہوگیا۔

خدا نے اس شخص کو میری رہنمائی کے لئے بھیجا تھا۔ اس نے میرے وجود کی ٹیڑھ نکال دی، انعم سے میرا رشتہ کرادیا اور اپنا فرض ادا کر کے کہیں اور روانہ ہوگیا تھا، کسی اور طرف اور کسی اور کو راہ راست پر لانے کے لئے اس نے یہ نیکی صرف میرے ساتھ نہیں کی تھی بلکہ میری وجہ سے ماجھا اور رنگیلا بھی سدھر گئے تھے ایک شخص کی نیکی نے ایسا چراغ روشن کردیا تھا جس کی روشنی دور دور تک سفر کررہی تھی۔ وہ بلاشبہ ایک بڑا انسان تھا نہ جانے کون تھا اور کہاں سے آیا تھا اور کہاں چلا گیا تھا۔

میں نے اور انعم نے شادی کے بعد اسے تلاش کرنے کی بہت کوشش کی لیکن اس کا کوئی سراغ نہیں مل سکا تھا۔ اس نے جس مکان میں رہائش اختیار کررکھی تھی اس مکان کے مالک کو بھی اس کے بارے میں کچھ علم نہ تھا۔ وہ غائب ہوگیا تھا لیکن جاتے جاتے ہماری زندگی بنا گیا۔ اب میں اور انعم اسی محلے میں زندگی گزار رہے ہیں۔ اس محلے کے لوگ اب مجھ سے یا میرے گروپ کے لوگوں سے خوف زدہ نہیں رہتے بلکہ محبت کرتے ہیں ہمارا احترام کیا جاتا ہے اور یہ سچ معلوم ہوتا ہے کہ نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں۔

میں اپنی کہانی اس لئے بیان کررہا ہوں کہ شاید آپ کے محلے اور علاقے میں کوئی اس ماسٹر جیسا شخص موجود ہو تو اس کا احترام کریں۔ اس کو پہچاننے کی کوشش کریں۔ اگر میری یہ کہانی خود وہ پڑھ لیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ ایک بار ضرور ہمارے پاس آئیں۔ ہمیں دعائیں دینے کے لئے اور ہماری پرمسرت زندگی کو دیکھ کر خوش ہونے کے لئے۔